سوال

(120)تارک نماز کا صرف جمعہ کی نماز امام بن کر پڑھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص پنجگانہ نماز ادا نہیں کرتا اور صرف جمعہ کی نماز امام بن کر پڑھاتا ہے، کیا ایسے آدمی کو امام بنانا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پنجگانہ نماز فرض ہیں ۔ ان کی فرضیت کا منکر بالاتفاق کافر، خارج از اسلام اور مباح الدم اور اگر فرضیت کا تو قائل ہے لیکن غفلت اور سستی سے قصداً پنج وقتہ نماز پڑھتا، تو ایسا شخص فاسق ہے جیسا کہ یہ مذہب ہے امام مالک وامام شافعی وامام ابوحنیفہ کا، یا بحکم حدیث : ''من ترک الصلوة متعمدا فقد کفر،، (ابن ماجہ کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء (4034)139/2) وحدیث : ''بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوة،، (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوة(81)87/1) وحدیث '' العھد الذی بیننا وبینھم الصلوة فمن ترکھا فقد کفر،، (ابن ماجہ کتاب اقامة الصلوة والسنة فیھا، باب ماجاء فی ترک الصلوة(1078)342/1).

کافر ہے لیکن ایسا کافر نہیں کہ خارج از اسلام اور مباح الدم ہو جائے اور یہی مذہب ہے عبداللہ بن المبارک واسحاق بن راھویہ وعلامہ شوکانی کا اور امام احمد سے ایک روایت یہی منقول ہے ۔ (نیل الاوطار: 1 369)

اور یہی مذہب حق ہے، پس صورت مسئولہ میں ارباب اختیار کرچاہیے کہ ایسے فاسق شخص کو امامت جمعہ سے معزول کردیں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''لا یؤم فاجر مؤمنا، إلا أن یقھرہ بسلطان، یخاف سیفہ أو سوطہ،، (ابن ماجہ بسند ضعیف (کتاب اقامة الصلاة والسنة فیھا، باب فی فرض الجمعة(1081)343/1) ''اجعلوا ائمتکم خیارکم،، الحدیث (دار قطنی عن ابن عباس بسند ضعیف 2/88)، ''عن لسائب بن خلادأن رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلاأم قوم، فبصق فی القبلة ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الیہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ : لا یصلی لکم، فأراد بعد ان یصلی لھم، فمنعوہ واخبروہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،، الحدیث (ابوداؤد) کتاب الصلاة باب کراھیة البزاق فی المسجد (481)1/224)، ''ولو قدموا فاسقا یأثمون، بناء علی أن کراھیة تقدیمہ کراھیة تحریم،، (کبیری)

لیکن اگر ایسے شخص کے پیچھے بوقت ضرورت نماز پڑھ لی جائے تو جائز ہے مثلاً وہ امام حاکم شہر ہے یا رئیس ہے یا بادشاہ ہے، اگر اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے تو فتنہ پیدا ہوگا اور اس کے ہٹانے پر قدرت نہیں ہے، ایسی حالت میں ایسے فاسق کے پیچھے نماز درست ہے صحابہ کرام امراء جور کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور آں حضرت ﷺ اور آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : والصلوة واجبة علیکم، خلف کل مسلم کان، براکان أو فاجرا وإن عمل الکبائر،، (ابوداؤد کتاب الصلاة باب أمامة البر والفاجر(594)398/1) وللدار قطنی (54/2

) بمعناہ عن مکحول عن أبی ہریرۃ، وقال : لم یلق مکحول أباہریرۃ) ''صلوا خلف من قال لاإلہ إلااللہ،، (دارقطنی (2/57) بسند ضعیف) ''إذاکان الفاسق یوم الجمعۃ، وعجز القوم عن القوم عن منعتہ، قال بعضھم : یقتدی بہ فی الجمعۃ ولا یترک الجمعۃ بامامتہ ، فی غیرالجمعۃ یتحول إلی مسجد آخر ، ولا یأثم بہ ، ہکذا فی الظھیریۃ،، (فتاوی عالمگیری 67/1) (محدث دہلی : ج 8 ش : 6 شعبان 1359ھ اکتوبر 1940ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 219

محدث فتویٰ